71297 ـ زندگی میں ہی ورثاء كے مابین مال تقسیم كرنا

سوال

كیا كوئی شخص اپنی زندگی میں ہی اپنے ورثاء كے مابین اپنا مال تقسیم كر سكتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جی ہاں اس كے لیے ایسا كرنا جائز ہے، لیكن اس كے لیے ایك شرط ہے كہ: اس سے كسی ایك وراث كو بھی نقصان دینا مقصود نہ ہو، كہ كسی كو دے اور كسی كو نہ دے، یا پھر انہیں نقصان اور ضرر پہنچاتے ہوئے ان كے حق سے بھی كم دے.

اس لیے كہ اللہ سبحانہ وتعالی نے وراثت كی تقسیم خود فرمائی ہے، اور ورثاء كے حصے خود مقرر كیے ہیں، اور جو شخص بھی اس سے باہر جائیگا اس كے لیے اللہ تعالی بہت سخت وعید بیان فرمائی ہے:

اللہ سبحانہ وتعالی كا فرمان ہے:

یہ اللہ تعالی كی حدود ہیں، اور جو كوئی اللہ تعالی اور اس كے رسول كی اطاعت و فرمانبرداری كریگا وہ ایسی جنتوں اور باغات میں داخل ہو گا جس كے نیچے سے نہریں بہتی ہیں، اس میں ہمیشہ رہیگا، اور یہ بہت بڑی كامیابی ہے، اور جو كوئی بھی اللہ تعالی اور اس كے رسول كی نافرمانی كریگا اور اس كی حدود سے تجاوز كریگا، وہ جہنم كی آگ میں داخل ہوگا اور اس میں ہمیشہ كے لیے رہےگا، اور اس كے لیے اہانت آمیز عذاب ہے النساء (13 ـ 14).

افضل اور بہتر تو یہی ہے كہ وہ ایسا نہ كرے، بلكہ اپنا مال اپنے پاس ہی رہنے دے، اور جب وہ فوت ہو جائے تو اس كی وفات كے وقت موجود ورثاء میں اس كا تركہ شرعی تقسیم كے مطابق تقسیم كر دیا جائیگا، اور پھر انسان كو اس كا كوئی علم نہیں كہ پہلے كسے موت آنی ہے حتی كہ وہ اپنا مال اپنے ورثاء میں تقسیم كرتا پھرے، اور ہو سكتا ہے اس كی عمر لمبی ہو جائے اور اسے اس مال كی ضرورت ہو.

الانصاف كے مصنف لكھتے ہیں:

" صحیح مذہب كے مطابق زندہ شخص كے اپنا مال اپنی اولاد كے مابین تقسیم كرنے میں كوئی كراہت نہیں، اور ان (یعنی ایك دوسرے قول میں امام احمد رحمہ اللہ نے كراہت بیان كی ہے) سے كراہت منقول ہے.

الرعاية الكبری میں وہ کہتے ہیں: اگر کسی کے لیے ممکن ہو کہ اس کے ہاں اولاد ہو سکتی ہے تو پھر اس کے لیے اپنی زندگی میں اپنے ورثاء کے مابین اپنا مال تقسیم کرنا مکروہ ہے " انتہی

دیکھیں: الانصاف (7 / 142).

اور مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں ہے:

" ہم آپ کے والد کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ اپنی زندگی میں اپنا مال تقسیم نہ کرے، ہو سکتا ہے وہ اس کے بعد اس کا محتاج اور ضرورتمند ہو " انتہی.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (16 / 463).

واللہ اعلم .